احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 27 جنوری 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 27 جنوری 2012ء 3 ربیع الاول 1433 ہجری 27 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 23

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دل بایار دست بکار رہے؛ اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے جس کی مومن کو ضرورت ہے وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف ایسا آ جاوے کہ گویا وہ ان سے کورا ہی تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ صاحب نے ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے۔ فرمایا اللہ سے۔ غرض انقطاع ان کے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر ان کی محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جاتی ہے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔ جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا ان سے کیا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ سے میرا تعلق ہے سو اس کا حکم آن پہنچا ہے۔ میں جاتا ہوں۔ ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہ سب کچھ رکھتے تھے۔ زن و فرزند اور اموال و اقارب سب کچھ ان کے موجود تھے۔ عزتیں اور کاروبار بھی رکھتے تھے مگر انہوں نے اس طرح شہادت کو قبول کیا کہ گویا شیریں پھل انہیں میسر آ گیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے۔ ایک طرف تعہد حقوق عیال و اطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف ایسا انقطاع کہ گویا وہ بالکل کورے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے کبھی نامردی نہ دکھاتے بلکہ آگے ہی قدم رکھتے۔ ایسی محبت سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا جیسی سمجھتے تھے۔ اگر بیوی بچے مزاحم ہوں تو ان کو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں۔ آج کل کے رہبانوں کی طرح نہیں کہ بالکل بیوی بچے سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے۔ آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں۔ صوفی منقطعین بھی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ بازن و فرزند اور باخدا رہے ہیں۔ پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گئے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا۔ جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضائع کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا اور اس کا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اس قدر کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔ دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو۔ کسی کے دو خدمت گار ہوں۔ ایک وفادار اور مخلص ثابت ہو اور اپنے فرائض کو نہ رسم و رواج اور دباؤ سے بلکہ پوری محبت اور اخلاص سے ادا کرے اور دوسرا ایسا ہو جو بے دلی اور رسمی طور پر کچھ کام کرے تو ان میں سے مالک اسی پہلے پر راضی ہو گا اور اسی کی باتوں کو سنے گا اور اسی پر اعتبار کرے گا اور وفادار ہی کو پیار کرے گا۔

فیج اعوج کے زمانہ میں تعصب بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ ان کے تعصب نے ان کو خدا تعالیٰ سے بالکل دور کر دیا ہے۔ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس قدر ہم لوگ ہیں وہ سب نہ ہوں گے۔ رسمی نمازوں سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ دنیا کے دوست بھی صرف الفاظ سے نہیں بنتے۔ اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 44)

نور قرآنی کے حصول کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یہ دعا سکھائی:۔

اے اللہ اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ حدیث نمبر 3493)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم بشیر احمد صاحب

قادیان کا مقدس سفر

خاکسار کو جلسہ سالانہ قادیان 2011ء میں شرکت کی توفیق ملی۔ خاکسار 19 دسمبر کو صبح پونے سات بجے گھر سے نکل کر ساڑھے سات بجے لوکل انجمن احمدیہ کے انتظام کے تحت روانہ ہو کر تقریباً ساڑھے گیارہ بجے اٹاری پہنچا۔ جماعت احمدیہ لاہور نے استقبال اور مہمان داری کا نہایت موثر طور پر انتظام کیا ہوا تھا۔ جو ہر لحاظ سے قابل ستائش اور قابل تعریف ہے جس کیلئے مکرم امیر صاحب ضلع لاہور اور ان کی انتظامیہ ہر لحاظ سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ پاکستان کسٹم اور امیگریشن اور انڈین کسٹم اور امیگریشن کی ڈیڑھ دو گھنٹوں کی تکلیف دہ مرحلہ کے بعد قادیان کی بس پر ڈیڑھ بجے سوار ہو کر ساڑھے تین بجے قادیان دارالامان پہنچے جہاں پہنچنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انوار کی بارشوں کا سلسلہ اس طرح سے شروع ہوا کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مکان میں رہائش کیلئے جگہ دی گئی جہاں سے سب سے پہلے بیت المبارک میں باجماعت نماز مغرب وعشاء کی توفیق ملی۔ نماز کی تو اللہ تعالیٰ مدت سے توفیق دے رہا ہے لیکن جو کیفیت بیت اقصیٰ میں نماز کی تھی وہ اس سے پہلے زندگی میں نصیب نہیں ہوئی تھی جہاں ذہن پر یہ اثر نہایت موثر طریقے سے حاوی رہا ہے کہ کتنے خوش نصیب ہیں یہ تمام نمازی جن کو اس جگہ نماز کی ادائیگی کی توفیق مل رہی ہے جہاں کسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا نبی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی نمازوں کی ادائیگی کرتا تھا اور رحمت کے فرشتے جہاں کثرت سے نازل ہوا کرتے تھے۔

اس کے بعد مسلسل یکم جنوری 2012ء تک اللہ تعالیٰ بیت المبارک اور بیت الاقصیٰ کے علاوہ دیگر مبارک مقامات جیسے بیت الفکر اور بیت الدعا میں نمازوں، نوافل اور دعائیں کرنے کی کثرت سے توفیق عطا فرماتا رہا۔ اس کے علاوہ بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور دیگر بزرگان جماعت کے مزارات پر دعائیں کرنے کا موقع ملا اور یہاں پر بھی ذہن کی کیفیت کا حال لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں ملنے کی خواہش کی تکمیل ناممکن تھی تو ان کے مقدس مزارات پر حاضری بھی کسی خوش نصیبی سے کم نہیں چنانچہ جہاں بھی قادیان کی گلیوں کوچوں میں نکل جائیں حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفہ اول اور رفقاء حضرت مسیح موعود کے ثبت نقوش واضح نظر آتے ہیں اور ہر شخص جو قادیان آتا ہے ان نقوش سے بھرپور استفادہ کرتا نظر آتا ہے جو نہایت دلکش اور روح پرور نظارہ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو یہ موقع فراہم کرے وہ کم سے کم زندگی میں ایک دفعہ قادیان کی زیارت کو ضرور آئے۔

پھر جلسہ سالانہ قادیان کے تینوں دنوں کے پروگرامز سے استفادہ کا موقع ملا۔ جس میں دنیا کے بہت سے ممالک سے احمدیوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ مختلف رنگ ونسل کے آدمیوں کا اتنی دور سے صبر کے ساتھ سفر کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد حاضر ہو کر استفادہ کرنا ہر شامل جلسہ کو نہ صرف متاثر کرتا ہے بلکہ ان کی زندگیوں پر اس کے گہرے نقوش بھی ثبت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جگہ جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے رہا ہے جہاں کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے تحت اس جلسہ کی بنیاد ڈالی تھی اور اس میں خود بھی شرکت فرماتے تھے بلکہ آپ کے رفقاء۔ دوسرے بزرگان سلسلہ اور عام آدمی بھی شرکت فرماتے تھے۔ یہ خیالات ہی شاملین جلسہ کی روحانی کیفیت کو بدلنے کا نہایت ہی موثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے اور آخری دن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطاب اور احباب جماعت کا نہایت نظم وضبط اور اشتیاق سے اسے دیکھنا اور سننا جلسہ کی برکات میں گرانقدر اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اس کے علاوہ مینارۃ المسیح۔ یادگار ظہور قدرت ثانیہ۔ بیت الاقصیٰ کا وہ مقام جہاں پر حضرت مسیح موعود نے عربی میں خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا۔ مکانات حضرت مسیح موعود جہاں حضور نے بچپن سے آخری عمر تک زندگی گزاری۔ جہاں رفقائے حضرت مسیح موعود اور دوسرے بزرگوں اور احمدیوں نے زندگی گزاری۔ مختلف مقدمات کے تاریخی شواہد جن میں عزیزوں رشتہ داروں کی طرف سے دیوار بنانے کی صورت میں بیت الذکر میں جانے کیلئے رکاوٹیں ڈالی گئیں اور ان کا انجام واضح اشارات کی شکل میں نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ادارے جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں قائم کئے گئے تھے اور اب تک کام کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ قادیان دارالامان کا چپہ چپہ اپنے تقدس کی گواہی دے رہا ہے اور انوار کی بارش ہر لمحہ ہوتی محسوس ہوتی ہے اور یہ تمام آثار انسان کی زندگی کے خیالات بدلنے میں نہایت اہم رول ادا کرتے ہیں اور انسان قادیان سے ایک نیا جنم لے کر لوٹتا ہے۔

القصہ قادیان میں دو ہفتوں کے مختصر قیام میں ہر لحاظ سے الٰہی برکات اور انوار کی بارشوں کا نزول ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھا جو زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔ قادیان سے روانگی مورخہ 2 جنوری 2012ء کی صبح آٹھ بجے ہوئی اور شام ساڑھے سات بجے بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ قیام قادیان کے دوران انتہائی تعجب ہے کہ باوجود مختلف عوارض میں مبتلا ہونے کے اور عمومی صحت بھی واجبی ہونے کے اور تمام پرہیزی تقاضوں کے پورا نہ ہونے کے باوجود روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت بھی قابل رشک رہی اور سفر وحضر میں بھی الٰہی تائیدات کے واضح آثار دکھائی دیئے۔

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

طوالوئن (Tuvaluan) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

طوالوئن (Tuvaluan) زبان بحرالکاہل کے جزیرہ طوالو کے لوگوں کی زبان ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق دنیا میں 13 ہزار افراد طوالوئن زبان بولتے ہیں اس زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ 1990ء میں انگلستان سے شائع ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جزائر طوالو میں مکرم افتخار احمد صاحب ایاز (حال لندن) کی کوششوں سے جون 1985ء میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ طوالوئن زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے مکرم افتخار احمد صاحب ایاز لکھتے ہیں کہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو شروع سے ہی نومبائعین کی تربیت کا فکر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’نو احمدیوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں تاکہ Preserve ہو جائیں۔ سردست تو اتنے ہیں جتنے ایک مرغی اپنے پروں کے نیچے چوزوں کی آسانی سے حفاظت کر سکتی ہے۔ تربیت آسانی سے کر سکتے ہیں‘‘۔

حضور کا ارشاد تھا کہ جلد از جلد دو ورقہ پمفلٹس کا طوالو زبان میں ترجمہ کرا کے شائع کروالیں۔ جب یہ کام ہو گیا تو ہدایت تھی کہ نماز کی کتاب بھی طوالو زبان میں ترجمہ کے ساتھ شائع ہو جائے۔ اللہ نے فضل کیا اور یہ کام بھی جلد ہو گیا۔ اور تربیت کے لحاظ سے بہت مؤثر ثابت ہوا۔ تراجم کروانے کے اس ابتدائی کام کا یہ فائدہ ہوا کہ مجھے ترجمہ کرنے والوں کی قابلیت کا بھی علم ہو گیا اور پھر صد سالہ جوبلی کے پروگرام کے تحت ہدایت آئی کہ منتخب آیات قرآن کریم کا ترجمہ کروایا جائے۔ اس کے لئے مَیں نے طوالو زبان کے سرکاری بورڈ کے چیئر مین جناب Pulekai سے درخواست کی۔ وہ اس زبان کے ماہر مانے جاتے تھے اور ویسے بھی خدا رسیدہ انسان تھے۔ انہوں نے آیات کا ترجمہ شروع کر دیا اور 1987ء کے آخر تک یہ ترجمہ مکمل ہو گیا۔ حضور کی طرف سے یہ ہدایت بھی تھی کہ ترجمہ کو باقاعدہ چیک بھی کرایا جائے اور ہر طرح سے اس کے صحیح ہونے کے متعلق تسلی ہو۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرما دیا کہ بورڈ کے ڈپٹی چیئر مین جناب Katalake صاحب نے دفتر میں اپنے طور پر یہ ترجمہ پڑھا اور اس سے ان کو دین میں دلچسپی پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ بھی ماشاء اللہ طوالو زبان کے ماہر تھے۔ اور انگریزی پر بھی اچھا عبور تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بروقت تحفہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے میرے ساتھ بیٹھ کر سارا ترجمہ چیک کیا اور یہ منتخب آیات کا ترجمہ 1988ء میں انگلستان میں جماعت کے رقیم پریس سے شائع ہو گیا۔ منتخب آیات کے تراجم فجی کے علاوہ ٹونگا، کیری باس اور سموا جزائر کی زبانوں میں بھی ہوئے۔

اس کے ساتھ ہی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ قرآن کریم کے ترجمہ کے کام کو جاری رکھا جائے۔ جناب Pulekai صاحب بھی اس کے لئے راضی ہو گئے اور ہمارے احمدی بھائی مکرم Vavae Katalake صاحب نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ حضور بھی اس پروگرام سے خوش ہوئے۔ ہر روز یہ ترجمہ ہوتا۔ شام کو ہم اسے چیک کرتے اور پھر اسے ٹائپ کرتے اور یہ سلسلہ قریباً ڈیڑھ سال تک جاری رہا۔ اس دوران چرچ والوں کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی اور جناب Pulekai صاحب کو چرچ سے نکال دینے کی دھمکیاں دی گئیں اور ساتھ ہی طوالو بورڈ سے بھی نکال دینے کی دھمکی دی گئی لیکن وہ قطعاً گھبرائے نہیں اور مستقل مزاجی سے یہ کام جاری رکھا۔ اور کہتے کہ اس کام سے مجھے بہت ذہنی سکون ملتا ہے۔ اس ترجمہ کے کام کے دوران ان کا ایک بیٹا Talesia Pulekai جو پولیس کے محکمہ میں افسر تھا وہ احمدی ہو گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترجمہ کا کام تیزی سے آگے بڑھتا رہا۔

1989ء میں مَیں لندن آیا تو مکمل ترجمہ ساتھ لے کر آیا۔ رقیم پریس میں سارے ترجمہ کو دوبارہ کمپیوٹر پر ٹائپ کروایا گیا اور پھر اس کی پروف ریڈنگ کا کام تھا اس کے لئے حضور کے ارشاد پر مکرم Katalake صاحب کو لندن بلوایا گیا۔ اور وہ یہاں قریباً تین ماہ تک رہے۔ پروف ریڈنگ اور غلطیوں کی تصحیح کے بعد مکرم Katalake صاحب، خاکسار کی اہلیہ امتہ الباسط ایاز صاحبہ اور خاکسار نے مل کر ترجمہ کو آیات کے عربی متن کے ساتھ لگایا اور اشاعت کے لئے اس کی ڈمی تیار کی۔

طوالوئن زبان میں یہ ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا جس کے ساتھ اہم مضامین کا انڈیکس بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص احسان اور فضل سے 836 صفحات پر مشتمل قرآن کریم کے طوالو ترجمہ کی پانچ ہزار کاپیاں 1990ء میں شائع

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

جاں نثاران لاہور کے اخلاق و کردار، اخلاص و وفا، صبر و استقامت اور شجاعت کا مجموعی ذکر

المناک سانحہ لاہور 2010ء کے زندہ و تابندہ کردار

یہ سب لوگ نیک دل، ہمدرد، با اخلاق، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے اور دین کو مقدم رکھنے والے تھے

﴾قسط اول﴿

گلہائے رنگا رنگ

گزشتہ سال 28 مئی کو لاہور کی دو بیوت میں دہشت گردوں کے ہاتھوں 86 احمدی راہ مولیٰ میں قربان ہوئے اور 120 زخمی۔ ان جان نثاروں کا یکجائی تذکرہ ایک ایسے گلستان کے ذکر کے ہم رنگ ہے جس میں قسم ہا قسم کے پھول ہوں جو ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن مجموعی خوبصورتی خوشبو اور خوش نظری میں یکساں۔ ان مشترک خوبیوں کی تفصیل میں جانے سے پہلے کچھ ذکر اس بظاہر فرق کا۔

Origin

وہ جگہیں جہاں ان جاں نثاروں کے بزرگ رہتے تھے برصغیر کے نقشہ میں دور دور پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں صوبہ پنجاب کے بیشتر اضلاع کے ساتھ گلگت (صوبہ گلگت بلتستان) محراب پور (صوبہ سندھ) کوٹلی (آزاد کشمیر) جموں (مقبوضہ کشمیر) مشرقی پنجاب (بھارت) کے اضلاع گورداسپور، امرتسر، جالندھر اور پٹیالہ اور فاصلوں پر واقع شہر انبالہ، کرنال، امروہہ، حیدر آباد دکن اور بہار شامل ہیں۔ ان علاقوں میں سے کئی اپنے خاص تمدن اور مزاج کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ زبان کے اعتبار سے یہ مختلف لہجوں کی پنجابی کے ساتھ سرائیکی گلگتی سندھی کشمیری زبانیں اور یوپی حیدر آبادی اور بہاری لہجے میں اردو بولنے والے تھے۔

تعلیم

ان میں سے بیشتر اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ تھے گو وہ ڈگریاں جو انہوں نے حاصل کیں مختلف اور الگ الگ میدانوں میں تھیں جیسے شاہد، ایم بی اے انگریزی، ماس کمیونیکیشن اور کمپیوٹر سائنس میں ماسٹرز میڈیکل انجینئرنگ ایجوکیشن قانون کامرس کمپیوٹر اور آرٹس گریجوایشن۔ پھر ان میں چند وہ تھے جو انٹر اور میٹرک تھے اور اکا دکا مڈل اور پرائمری بھی۔

روزگار

یہ سب مختلف النوع ذرائع سے حصول رزق حلال کے لئے کوشاں تھے یا رہ چکے تھے ان میں مربی سلسلہ، بیرسٹر ایڈووکیٹ، پریکٹسنگ ڈاکٹرز سول انجینئر، کنٹریکٹر، کالم نگار، ریڈیو نیوز ریڈر اور زمیندار بھی تھے ہر سطح کے سرکاری اور پرائیویٹ ملازم بھی جیسے 20 گریڈ کے چیف انجینئر ریلوے کالج پروفیسر، بینک وائس پریذیڈنٹ سرکاری ہسپتال میں AMS 17 گریڈ کے افسر واپڈا میں افسر ویٹرنری افسر پرائیویٹ اداروں میں مینیجر، ٹیچر ریلوے کلرک، سیٹلائٹ ٹیکنیشن، نیوی فوٹو گرافر، الیکٹریشن ڈرائیور اور سیکیورٹی گارڈز اور چھوٹے بڑے کاروبار کرنے والے بھی جیسے قالین زری پرنٹنگ ایجنسی، کوک ڈسٹری بیوشن، انجینئرنگ ورک شاپ، کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور ٹرانسپورٹ شامل ہیں۔

پھر ان میں وہ بھی تھے جو اپنے شعبوں میں کامیاب زندگی گزار کر اب ریٹائر ہو چکے تھے۔ یہ جن عہدوں پر رہے ان میں فوج کے میجر، جنرل کیپٹن آرمی سٹور کیپر اور عام فوجی سول کے نیب کے جج مناپلی کنٹرول کے رجسٹرار ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر، افسر واپڈا، افسر اور بینکوں کے AVP اور مینیجر سکول ہیڈ ماسٹر اور ٹیلی فون واپڈا اور اوقاف کے ملازمین شامل ہیں اور انہی میں وہ نوجوان بھی تھے جو ابھی بڑی ذمہ داریاں اٹھانے کیلئے تیاری کے مرحلہ میں تھے اور MBBS, BBA, اور 1st year کے طالب علم تھے۔

ازدواجی حیثیت اور اولاد

ان شہداء میں سے 8 غیر شادی شدہ تھے جبکہ 3 کے پسماندگان میں بیویوں کا ذکر نہیں۔ اس طرح ان قربانیوں سے 75 خواتین بیوہ ہوئیں جن میں سے 3 کی شادی کا دورانیہ صرف ڈیڑھ سال تھا۔ شہداء کی عمروں کے لحاظ سے کم از کم 7 کی شادی شدہ زندگی 5/4 سال سے زائد نہ تھی وہ بیوائیں جن کے شوہروں کی عمریں 26 تا 40 سال تھیں ان کی مجموعی تعداد 19 ہے۔ ان شہداء کے یتیم ہونے والے بچوں کی کل تعداد 257 ہے۔ جن میں سے خدام کی عمر کے شہداء کے بالکل چھوٹی عمر کے بچے 43 ہیں جن میں 4 ایسے بچے بھی شامل ہیں جو اپنے والد کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے یعنی مکرم محمد آصف فاروق صاحب کا بیٹا مسرور آصف 5 جون کو مکرم نور الامین صاحب کا بیٹا نور احمد امین 15 جون کو مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب کا بیٹا مسعود احمد ثانی 22 جون کو اور مکرم مرزا منصور بیگ صاحب کی پہلی بچی ہبۃ الاعلیٰ 21 اکتوبر 2010ء کو پیدا ہوئی۔

عرصہ حیات

یہ قربان ہونے والے ہر عمر کے تھے۔ ایک انتہا پر 90 سال سے زائد عمر کے بزرگ مکرم چوہدری محمد مالک چڈھر صاحب بعمر 93 سال اور مکرم میجر جنرل ناصر چوہدری صاحب بعمر 91 سال تھے اور دوسری پر نوخیز Teen agers ساڑھے سترہ سالہ مکرم ولید احمد صاحب اور 19 سالہ مکرم مرزا شاہل منیر صاحب تھے۔ ان کے درمیان 24 شہید 21 سے 40 سال یعنی خدام کی عمر کے تھے۔ 41 سال سے 60 سال کی عمر کے 29 اور 61 سے 90 سال کی عمر کے 29 حضرات تھے۔ جبکہ ان سب کی مجموعی اوسط عمر 54 سال تھی۔

عرصہ احمدیت

ان شہداء میں سے 22 ایسے تھے جن کے پڑدادا یا دادا کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کا اعزاز حاصل تھا جن میں سے ایک قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر تھے اور ایک 313 رفقاء میں شامل تھے۔ 4 شہداء ایسے تھے جن کے خاندان کے دیگر بڑے رفقاء میں شامل تھے۔ پھر 23 ایسے تھے جن کے پڑدادا، دادا یا نانا احمدی ہوئے گو رفقاء میں سے نہ تھے۔ دیگر 19 کے والدین نے احمدیت قبول کی۔ اس طرح مجموعی طور پر ان شہداء میں سے 17 چوتھی نسل کے 32 تیسری نسل کے اور 19 دوسری نسل کے احمدی تھے۔ جبکہ 7 شہید ایسے تھے جو کہ خود احمدی ہوئے ان میں سے ایک نے 2008ء میں اور ایک نے ایک سال پہلے مارچ 2009ء میں احمدی ہونے کا شرف پایا۔ 11 شہداء کے حالات میں یہ مذکور نہیں کہ ان کے خاندان میں احمدیت کب آئی۔

مجموعہ صفات حسنہ

یہ جملہ تہذیبی معاشرتی اور معاشی فرق احمدیت کی چھاپ تلے کس طرح بے حقیقت ہو جاتے ہیں اس کا اندازہ ان اعلیٰ صفات حسنہ سے ہوتا ہے جو ان سب شہداء میں قدر مشترک تھیں۔ یہ سب لوگ نیک دل ہمدرد با اخلاق، اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں:۔

”اللہ تعالیٰ نے ان شہداء کو بہت سی عظیم الشان خوبیوں سے متصف کیا تھا نمازوں کا اہتمام تلاوت میں باقاعدگی خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا بچوں کی نیک تربیت اور اس پہلو سے ان کی مسلسل نگرانی جیسے اوصاف ان سب شہداء میں نمایاں طور پر پائے جاتے تھے۔ وہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے۔ اپنے ماتحتوں اور ساتھ کام کرنے والوں سے حسن سلوک اور خوش اخلاق سے پیش آنا غریبوں سے ہمدردی تمام رشتوں کا خیال رکھنا ان کے بنیادی اخلاق کا حصہ تھے۔

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 29 اکتوبر 2010ء ماہنامہ انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء)

ان شہداء کے حالات میں ذکر ہونے والی خوبیوں میں سے کچھ کو چند عناوین کے تحت یکجا کرنے کی ایک کوشش درج ذیل ہے:۔

جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے خوشہ چینی کرتے ہوئے کی گئی ہے اور چند ایک حوالہ جات ان مضامین سے لئے جو ان جان نثاروں کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔

خلافت کے فدائی

خلافت سے محبت کرنے والے تھے خلافت اور جماعت سے عشق تھا خلافت سے آپ کو والہانہ عشق تھا خلافت کے شیدائی تھے خلافت سے عشق تھا نظام خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔

پس یہ لوگ تھے جنہوں نے عبادات اور اعمال صالحہ کے ذریعے سے نظام خلافت کو دائمی رکھنے کے لئے آخر دم تک کوشش کی اور اس میں نہ صرف سرخرو ہونے بلکہ اس کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کیے یہ لوگ اپنے اپنے دائرہ میں خلافت کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ یہ سلطان نصیر تھے خلافت کے جن کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا رہتا ہے کہ مجھے عطا ہوں۔

جماعت کے خدمت گزار

بیشتر شہداء جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے مستعد

کارکن تھے یارہ چکے تھے چندوہ ذمہ داریاں جوان کے حالات میں مذکور ہیں درج ذیل ہیں:۔

مربی ضلع ،ممبر قضا بورڈ،رکن فقہ بورڈ، ڈائریکٹرفضل عمر فاؤنڈیشن عراق میں قیام جماعت میں مددگار،نائب امیر جاپان امراء اضلاع، امراء شہر ضلعی سیکرٹریان ،صدور حلقہ،سیکریٹریان حلقہ، MTA کے کارکن۔

مجلس انصاراللہ میں زعماء اعلیٰ نائب زعیم اعلیٰ منتظمین زعماء۔

مجلس خدام الاحمدیہ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان، قائدین علاقہ ،قائدین اضلاع، نائب قائد،معاون قائد،ضلع ناظمین مجلس،نائب ایڈیٹر ماہنامہ خالداورآڈیٹر AACP۔

مجموعی طور پر جماعت سے فدائیت کاتعلق میں درج ذیل پہلو بیان ہوئے ہیں۔

بہت مخلص۔ جماعت کا درد رکھنے والے۔ محبت اوراخلاص سے دن رات محنت کرنے والے بےلوث خدمت کرنے والے اطاعت گزار جماعتی کاموں کیلئے ہروقت تیار۔ بڑی انتظامی صلاحیت تھی۔کبھی نہ نہ کرنے والے وجود۔ جماعت سے خاموش لیکن گہری وابستگی اور عشق کی حدتک پیار۔ مربیان سلسلہ سے بہت لگاؤ۔ وقت کی قربانی میں پیش پیش۔قربانی کا بہت جذبہ تھا۔اعلیٰ معیار کی قربانی کرنے والے تھے۔نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اطاعت کا مادہ بہت زیادہ تھاکبھی کسی کے کام سے انکارنہیں کیانہایت خدمت گزار تھے۔

حضرت مسیح موعودکی کتب بڑے شوق سے پڑھتے تھے ۔ احمدیت کا بہت علم تھا انہوں نے بہت ساری بیعتیں بھی کروائیں دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے بڑے بڑے مولویوں کو لا جواب کر دیتے تھے۔دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔مالی قربانی میں بہت آگے بڑھے ہوئے تھے۔مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔چندہ جات کی ادائیگی باقاعدہ تھی۔اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے۔

تقویٰ شعار

درویش صفت۔ پرہیز گار۔ ہروقت ذکرِ الٰہی اوراستغفار میں مصروف۔ خداپر توکل کرنے والے انسان تھے۔ بڑے عبادت گزار۔ ہرسال اعتکاف بیٹھا کرتے۔نیک انسان تھے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔ پانچ وقت نمازی۔ باجماعت نماز کے پابند۔نمازوں میں خوب روتے تھے۔

بچپن سے نماز تہجد کے عادی تھے کبھی تہجد نہیں چھوڑی۔تہجد گزار، تہجد کے پابند، ہمیشہ تہجد پڑھنے والے، دل کے صاف، نیکی کو ہمیشہ چھپا کر کرتے درود شریف بہت پڑھتے، متقی شخص تھے۔ پانچوں وقت نماز کے بعد تلاوت کیا کرتے تھے تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد روزے رکھتے تھے۔ بہت سادہ دل نیک اور ہر حال میں صبر وشکر کرنے والے انسان تھے۔دعا گو انسان تھے۔ دعاؤں کی طرف خاص توجہ تھی۔رات ایک بجے اٹھ جاتے تھے پھر نماز تہجد میں دعاؤں میں مشغول رہنا ان کا کام تھا۔ گھنٹوں قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے نماز تہجد کا بہت خیال رکھتے تھے۔قرآن باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ نماز میں توجہ سے دعا کرتے ان کی آنکھیں نم ناک ہو جاتیں۔سعید فطرت اور نیک سیرت انسان تھے۔ روزانہ اونچی آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا کرتے۔دارالذکر سے خاص لگاؤ تھا۔

بااخلاق

بہت حلیم طبع۔ بہت سادہ اور صابر۔ اصول پسند اوروقت کی پابندی کرنے والے۔ عاجزی بہت زیادہ تھی کبھی کسی سے لڑائی نہیں چاہتے تھے ہمیشہ صلح میں پہل کرنے والے تھے۔ رویہ کے بہت اچھے تھے۔انتہائی مہمان نواز، منکسر المزاج انتہائی نرم دل۔ گھر میں کسی قسم کی غیبت کو ناپسند کرتے اورمنع کردیتے۔ بڑے اچھے انسان تھے۔ بہت محنتی ۔ بڑے صاف گو۔ نہایت سیدھے سادھے کبھی کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی۔نہایت شریف سادہ، بڑے ہنس مکھ،صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ بڑے زندہ دل انسان تھے۔بہت دیانت دار تھے۔جھوٹ تو منہ سے نکلتا ہی نہ تھا ہمیشہ سچ بولا اور سچائی کا ساتھ دیا۔سسرالی اور دیگر رشتے داروں کا بہت خیال رکھتے تھے بہت پیار کرنے والے تھے۔ بڑے نرم گفتار تھے اخلاق بہت اچھے تھے۔ بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ بہت صلح پسند شریف بےضرر انسان تھے۔سب کے دوست تھے۔ امانتوں کی حفاظت کرنے والے ۔ وعدوں کا ایفاء کرنے والے۔محنتی انسان تھے۔حسن سلوک مہمان نوازی اور بیماروں کی تیمارداری کرنے کی خوبیاں نمایاں تھیں۔ مہمان نوازی کی صفت تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ بہت نفیس آدمی تھے ۔ نہایت خوش اخلاق ۔صاف گو۔چھوٹوں اور بڑوں کی عزت کرنے والے اور سب میں ہر دل عزیز تھے ۔کبھی کسی سے شکوہ نہیں کیا ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے۔ انتہائی حلیم طبیعت کے مالک تھے کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ عاجزی اورانکساری کمال کی تھی آپ میں کمال کی ستاری دیکھی ۔سادہ مزاج۔ علم پسند۔دوسروں سے ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ احساسِ ذمہ داری بہت زیادہ تھا۔ ہر ایک کے ساتھ دوستی اور پیار کا تعلق قائم کرتے اور بڑی سے بڑی مصیبت اور دکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرکے مسکرانے والے تھے۔نہایت لائق ذہین اور محنتی جوان تھے ۔نہایت ہی اچھے انسان تھے۔ ان اعلیٰ اخلاق کی بدولت ان میں سے بعض کے بارے میں درج ذیل یہ ذکر بھی آئے کہ وہ غیروں میں بھی بہت مقبول تھے۔

دیانت داری کی وجہ سے لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔اپنے تعلیمی ادارے میں مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ شہادت کے بعد تدفین والے دن اس کے اساتذہ اور طلباء نے ایک دن میں تین بار تعزیتی تقریب منعقد کی۔ غیر احمدی مالکن مکان کہتی تھی کہ میں یہ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو ان جیسا انسان بنائے۔ اپنے علاقے میں اپنی شرافت اور ایمان داری کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ دیانت داری کی وجہ سے جیولرز ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ کی جیولری ان کے حوالے کردیا کرتے تھے۔

انسان دوست

ملازموں اور غریبوں سے بڑی ہمدردی کیا کرتے تھے ۔ بہت مدد کرنے والے اور بہت خدمت خلق کرنے والے انسان تھے۔ ہر ماہ کئی لاکھ روپے خدمت خلق میں خرچ کردیتے تھے ایک فری ڈسپنسری چلاتے تھے بہت سے لوگوں کو ماہانہ خرچ دیتے تھے۔علاقے میں سماجی کارکن کے نام سے مشہور تھے سب کا خیال رکھتے تھے۔ خدمت خلق کا بہت شوق اور جذبہ تھا۔ جب بھی کسی کو ضرورت پڑتی تو خون کا عطیہ دے دیا کرتے تھے۔ہمیشہ اپنی تکلیف کے باوجود دوسروں کی مدد کرتے۔غریب پرور اور ہر ایک سے شفقت اور محبت کا سلوک کرنے والے تھے کسی کی تکلیف کا پتہ چلتا تو فوراً دعا شروع کردیتے۔ ضرورت مندوں کا خیال رکھتے تھے۔حقوق العباد کی ادائیگی ان کا خاص وصف تھا۔سخاوت ان کی زندگی کا بڑا خلق تھا۔لوگوں کو بڑی بڑی چیزیں مفت بھی دے دیا کرتے تھے۔ دروازے پر اگر کوئی ضرورت مند آجاتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔غریبوں کے کیس مفت کرتے تھے۔ خدمت خلق نہایت مستقل مزاجی سے کرتے تھے۔ ہر ایک سے ہمدردی کرتے تھے۔ رحمدل اور غریبوں کے ہمدرد خدمت خلق کا بہت شوق اور جذبہ تھا۔ حقیقی معنوں میں انسانیت کی خدمت کرنے والے تھے کبھی کسی امیر غریب میں فرق نہیں کیا سب سے ایک جیسا ہمدردانہ سلوک کرتے تھے جب بھی کوئی ضرورت مند آجاتا تو آپ خدمت کے لئے تیار ہو جاتے۔ جو بھی آپ کو پنشن ملتی وہ ساری کی ساری غریبوں پر خرچ کردیتے تھے۔غریبوں کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر یتیم بچّے اور بچیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔اپنی ضروریات سے بچا کر غریب اور ضرورت مندوں کی بلاتفریق مذہب وملت مدد کرتے تھے۔

فرمانبرداراور خدمت گزار بیٹے

والدین کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ والدہ بیمار تھیں تو ساری ساری رات جاگ کر خدمت کی والد بیمار ہوئے تو ساری ساری رات جاگ کرانہوں نے سنبھالا۔ والدہ کہتی ہیں کہ میرا بیٹا بڑا پیارا تھا میرا بڑا خیال رکھتا تھا۔والدصاحب کی بہت اطاعت کرتے تھے ۔ وفات سے قبل بھرپور طریقے سے والدین کی خدمت کا موقع ملا۔ والدین کی خدمت بڑی توجہ سے کیا کرتے تھے۔ انہوں نے والد۔ والدہ کی کافی خدمت کی۔ خدمت کا حق ادا کیا۔اپنے والدین اور بزرگوں کے نہایت فرمانبردار تھے والدین کے ساتھ کبھی بھی اونچی آواز سے بات نہیں کی بلکہ اس چیز کو گناہ سمجھتے تھے۔

میرا خدمت گزار تھا اور میری خدمت کرتا تھا چاہے جتنا بھی تھکا ہوا کیوں نہ ہو(والد)۔میرا بیٹا بہت ہی نیک اور فرمانبردار تھا (والدہ)۔ روزانہ جب میں سونے کے لئے لیٹتا تو میرے پاؤں دباتے اور جب صبح اٹھتا تو سیب کاٹ کر مجھے دیتے تھے (والد)۔ میرا بیٹا ہماری جان و دل سے خدمت کرتا تھا باپ کی بیماری میں گوسب بچوں نے خدمت کی لیکن اس بچے نے تو حد کردی مالی اور جسمانی خدمت میں کبھی کوتاہی نہیں کی اور والد کی خوشنودی حاصل کی (والدہ)۔ میں اگر گھر میں کام کرتی تھی تو میرے ساتھ کام کرواتا تھا کبھی کسی کام سے انکار نہیں کیا (والدہ)۔ بہت اخلاق والا محبت والا اور بہت نیک تھا مجھے کوئی تکلیف ہوتی تو رات کو اٹھ کر میرے پاس بیٹھ جاتا اور مجھے تسلیاں دیتا کہ اللہ فضل کرے گا اس تسلی سے میں آدھی ٹھیک ہو جاتی تھی (خوش دامن)۔ والدہ کی بہت خدمت کرتے تھے اگر وہ چارپائی سے نیچے اترتیں تو وہ جوتی سیدھی کرکے رکھتے تھے (بھابھی)

محبت کرنے والے مہربان شوہر

بیوی بچوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مثالی شوہر تھے۔ اہلیہ کہتی ہیں کہ ہمارے دونوں خاندانوں میں ہماری ازدواجی زندگی ایک مثال تھی پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ہر بیٹی کی پیدائش پر یہ کہتے تھے کہ رحمت آئی۔ اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ بہت محبت کرنے والے تھے شادی کے 23 سالوں میں میرے خاوند نے کبھی کوئی ترش لفظ نہیں بولا۔ اہلیہ کہتی ہیں مجھے کبھی کسی دوست کی ضرورت نہیں پڑی مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا کہ مجھے کوئی دوست یا سہیلی بنانی چاہئے، گھر کے سارے کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے تھے یہاں تک کہ برتن بھی دھلوا دیتے تھے۔ اہلیہ کہتی ہیں تین بیٹیاں ہیں اور کبھی اظہار نہیں کیا کہ بیٹا نہیں ہے۔گھر کی سب ذمہ داریاں پوری کرتے تھے۔ اہلیہ کہتی ہیں کہ میری

رفاقت ان سے 39 سال رہی کبھی انہوں نے مجھے اف نہیں کہا۔ بیوی بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثالی تھی مثالی باپ تھے مثالی شوہر تھے ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے۔ اہلیہ کہتی ہیں ایک نہایت محبت کرنے والے شوہر تھے میری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے اور کبھی تھکی ہوتی تو کھانا بھی بنا دیا کرتے تھے گلے شکوے کی عادت نہ تھی۔ اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ میرے خاوند ایک مثالی شوہر تھے ہماری شادی تقریباً 20 سال قبل ہوئی تھی۔ اہلیہ نے لکھا کہ میرا اوران کا ساتھ تو صرف ڈیڑھ سال کا تھا لیکن اسی عرصہ میں مجھے نہایت ہی پیار کرنے والے شفیق کم گو اور سادہ طبیعت انسان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا... میری چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ضرورت کا خیال رکھا۔ اہلیہ لکھتی ہیں میں نے اپنی پوری شادی شدہ زندگی میں ان کے منہ سے کبھی کوئی سخت بات نہیں سنی کبھی میں کسی بات پر ناراض ہوتی تو بڑے پیار سے مناتے اور جب تک میری ناراضگی دور نہیں ہو جاتی منانا نہیں چھوڑتے تھے۔

شہداء کی بیویوں کے چند اظہار

کھانے کھاتے وقت ایک نوالہ میرے منہ میں بھی ڈال دیتے کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ انتہائی مہربان شوہر تھے۔ آپ بہت ہی پیار کرنے والے انسان تھے۔ مجھے انہوں نے بہت کچھ سکھایا 13 سالوں میں مجھے کوئی تکلیف نہ دی۔ کمال کا انصاف کرنے والے تھے پہلی زوجہ اور گھر والوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ مجھ سے بہت ہی محبت کرتے تھے اور میرا بہت خیال رکھتے تھے۔ بہت ہی نیک انسان تھے ہمارا کبھی بھی جھگڑا نہیں ہوا۔ میری تمام چھوٹی بڑی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھا اور تمام جائز خواہشات کو ہمیشہ پورا کرنے کی کوشش کی اپنے خاندان میں ہر موقع پر میری عزت اور مقام کا خیال رکھا اگر میرے ساتھ کبھی کسی معمولی بات پر لڑائی جھگڑا ہو جاتا تو دفتر جا کر بہانے بہانے سے فون کرتے اور یوں ناراضگی اسی دن دور ہو جاتی۔ آپ بہت ہی پیار اور عزت کرنے والے شوہر تھے کبھی کسی جائز بات سے انکار نہیں کیا تھا مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔ بہت ہی شریف انسان تھے آج تک انہوں نے میرے ساتھ اونچی آواز میں بات نہیں کی ہر چیز کا خیال رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے وہ اعتماد دیا جو شاید مجھ میں نہ تھا۔ آپ ایک محبت کرنے والے اور پیار کرنے والے انسان تھے۔ بچوں اور میرے ساتھ بہت شفیق تھے اور آج تک مجھے کوئی بات بھی نہیں کی اور اف تک نہیں کیا۔ آپ بہت اچھے انسان تھے میرا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ان آٹھ سالوں میں مجھے کبھی اس چیز کا احساس نہ ہونے دیا کہ میرے ماں باپ میرے ساتھ نہیں ہیں ہر قدم پہ میرا ساتھ دیا ضرورت سے زیادہ احساس کرتے تھے۔ ہم نے بہت ہی شاندار ازدواجی زندگی گزاری ہے میں ایک خوش نصیب عورت ہوں جس کو ایسا نیک خاوند ملا۔

شفیق باپ

ایک باپ اپنے گھر کا راعی ہے اور بچوں کی تعلیم وتربیت اور نگرانی اس کی ذمہ داری ہے تو ان لوگوں نے اس فریضے کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دی اور یہ توجہ ہمیں ہر شہید میں مشترک نظر آتی ہے۔ نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا کوئی اپنے کام کی جگہ سے فون کر کے بچوں کی نماز کی یاد دہانی کروا رہا ہے تو کوئی بیت الذکر/نماز سینٹر دور ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی نماز با جماعت کا اہتمام کر رہا ہے۔

شہداء کے بچوں کے چند اظہار

بہت ہی پیار کرنے والے اور شفیق والد تھے۔ ہمارے ابو ہمیں بہت پیار کرتے تھے۔ ہمیشہ دوسروں پر حسن ظن رکھتے خاص طور پر اپنے بچوں پر۔ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی ان کو نہیں دیکھا کہ محسوس کیا ہو کہ میری بیٹیاں ہی ہیں اور بیٹا نہیں ہے بلکہ انہوں نے بیٹوں سے بڑھ کر ہماری تعلیم و تربیت کی دنیاوی تعلیم کے حوالے سے آپ نے کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا آپ کہتے تھے کہ جہاں تک پڑھ سکتی ہو میں پڑھاؤں گا۔ میرے ابو نہایت ہی شفیق باپ تھے انہوں نے ساری زندگی ہم کو ڈانٹا تک نہیں جو کچھ سمجھایا پیار سے ہی سمجھایا (بیٹی) میں ہمیشہ ہر موقع اور ہر مسئلہ کے لئے ابو سے راہنمائی مانگا کرتا تھا (بیٹا) ہم پر سختی کے بجائے دعاؤں پر زور دیتے تھے (بیٹا)۔ میرے ابو مجھ سے بہت پیار کرتے تھے مجھے ہمیشہ کہتے تھے کہ نماز پڑھو (بیٹی) ہماری تمام ضرورتوں کا خیال رکھتے ابو نہایت ہی نرم دل تھے مجھے نہیں یاد کہ آج تک ابو نے مجھے مارا ہو (بیٹی) ہمارے ابو بہت ہی ہمدرد تھے اور ہمیشہ ڈانٹنے کے بجائے نصیحت کیا کرتے تھے (بیٹی) کئی لوگ بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دیتے ہیں لیکن ہمارے ابو نے بیٹیوں کو زیادہ توجہ دی ہے (بیٹی) میرے والد مجھ سے بہت پیار کرتے تھے میری والدہ بچپن میں ہی فوت ہوگئی تھیں لیکن انہوں نے مجھے کبھی بھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی (بیٹا)۔ میرے ابو بہت ہی اچھے انسان تھے ان کے تعلقات ہمارے ساتھ بہت ہی اچھے تھے۔

ایک بہو نے لکھا جب میری شادی ہوئی تو کہتے تھے تم میری بیٹی جیسی ہو اور انہوں نے یہ ثابت بھی کیا اور مجھے بیٹیوں سے بڑھ کر پیار کیا۔

چھوٹے بچوں کی ایک ماں نے لکھا کہتے تھے کہ بیشک بچے ابھی چھوٹے ہیں لیکن وہ خطبات دیکھیں ضرور تا کہ بڑے ہو کر ان میں یہ عادت آسکے۔

جان ہتھیلی پر لئے

ان جاں نثاروں میں بہت سے ایسے تھے جن کا شوق قربانی پہلے ہی دل کے نہاں خانوں سے نکل کر ان کی زبانوں پر آتا رہا تھا وہ گزشتہ شہداء کے تذکروں پر رشک کرتے اور دل سے چاہتے تھے کہ وہ بھی اپنی جانیں اللہ کی راہ میں گزار کر اس مقام کو پالیں۔ ایسے چند اظہار درج ذیل ہیں:۔

☆ مکرم منیر احمد شیخ صاحب نے شہادت سے ایک دن قبل اپنی بہن کو کہا آپا اصل جنت کی ضمانت تو شہادت سے ملتی ہے۔

☆ مکرم کیپٹن ریٹائرڈ مرزا نعیم الدین صاحب کو شہادت کی بڑی تمنا تھی۔

☆ مرزا اکبر بیگ صاحب بھی کسی کی شہادت ہوتی تو کہا کرتے تھے کہ کبھی ایسا موقع آئے تو ہم بھی شہید ہوں۔ (جولائی 1998ء واہ کینٹ میں) اپنے ماموں کی شہادت پر کہا کہ کاش ان کو لگنے والی گولی مجھے لگی ہوتی۔

☆ مکرم ولید احمد بعمر سترہ سال کی عمر جب گیارہ سال تھی تو ایک سوال کے جواب میں کہ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ کہنے لگے میں بڑا ہو کر اپنے دادا جان (مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب جو 10/اپریل 1984ء میں محراب پور سندھ میں قربان ہوئے) کی طرح شہید بنوں گا۔

☆ مکرم طاہر محمود احمد صاحب بعمر 53 سال کہتے تھے کہ میں گولیوں سے نہیں ڈرتا میں نے شہید ہی ہونا ہے۔

☆ مکرم منور احمد صاحب بعمر 30 سال نے اپنے عزیزوں کو پہلے بتا دیا تھا بلکہ پچھلے سال شادی ہوئی ہے تو اپنی بیوی کو بھی پہلے دن کہہ دیا کہ میں نے تو شہید ہو جانا ہے اس لئے میرے شہید ہو جانے کے بعد کوئی واویلا نہ کرنا۔

☆ مکرم سعید احمد طاہر بعمر 37 سال کی ڈائری میں کئی مقامات پر لکھا ہوا تھا شہادت میری آرزو ہے انشاء اللہ۔ ایک جگہ تحریر ہے کہ اے میرے اللہ شہادت نصیب فرما۔ یہ گردن تیری راہ میں کٹے۔ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے تیری راہ میں ہوویں۔ پیارے حبیب کے صدقے میرے مولیٰ میری یہ دعا قبول فرما۔ آمین۔

☆ مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب بعمر 83 سال کو امیر صاحب ضلع نے کہا کہ چوہدری صاحب باہر نکل جائیں تو انہوں نے جواباً کہا میں نے تو شہادت کی دعا مانگی ہے۔ ایک بار ایک اور موقع پر اپنے بیٹے سے کہا "دشمن زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا ہے ہمیں قربان ہی کر دے گا اور ہمیں کیا چاہئے۔"

☆ مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب بعمر 34 سال کی ڈائری کے پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ملا بزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔ اپنی بہن کی ڈائری پر انہوں نے یہ شعر لکھا:۔

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں
اک مسیحا کی دعا سے آئی

☆ مکرم مرزا منصور بیگ صاحب بعمر 29 سال کو ان کے قائد مجلس نے سانحہ والے دن جمعہ پر ڈیوٹی کے لئے یاد دہانی کا فون کیا تو انہوں نے جواب دیا قائد صاحب فکر نہ کریں اگر ضرورت پڑی تو پہلی گولی اپنے سینے پر ہی کھاؤں گا۔

☆ مکرم نثار احمد صاحب بعمر 46 سال نے ایک دفعہ مخالفین کے جلسہ میں بدزبانی پر اکیلے جا کر انہیں ٹوکا واپس آنے پر اہلیہ نے کہا آپ اکیلے چلے گئے تھے مخالفین اتنے زیادہ تھے اگر وہ آپ کو مار دیتے تو کیا ہوتا تو جواباً کہا زیادہ سے زیادہ قربان ہو جاتا تا اس سے اچھا اور کیا تھا؟

☆ مکرم محمود احمد صاحب بعمر 53 سال ایک روز وردی پہن کر خوب ناز سے چل رہے تھے ان کے دوست نے کہا ایسے کیوں چل رہے ہیں؟ تو جواباً کہا کہ جو بھی غلط ارادے سے آئے گا وہ میری لاش پر سے ہی گزر کر جائے گا۔

☆ مکرم منور احمد قیصر صاحب بعمر 57 سال نے دارالذکر کے مین گیٹ پر ڈیوٹی کے دوران کئی دفعہ اس بات کا اظہار کیا کہ اگر کوئی حملہ کرے گا تو میری لاش سے گزر کر آگے جائے گا۔

☆ مکرم محمود احمد شاد صاحب بعمر 48 سال کہتے تھے "میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اگر تو نے میری قربانی لینی ہے تو میں حاضر ہوں۔"

☆ مکرم وسیم احمد صاحب بعمر 38 سال کی بہت تمنا تھی اکثر کہا کرتے تھے کہ کبھی میری زندگی میں ایسا وقت آیا تو میرا سینہ سب سے آگے ہوگا۔

☆ مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب بعمر 31 سال کو بچپن سے ہی شہادت کا شوق تھا دوسری یا تیسری کلاس میں تھے کہ میجر عزیز بھٹی کو خط لکھا اور اس کے نیچے لکھا میجر عمر شہید۔ شادی کے بعد اکثر شہادت کے موضوع پر بات کرتے رہتے تھے ایک دن کہنے لگے کہ میں نے بہت غور کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جنت میں جانے کا واحد شارٹ کٹ شہادت ہے لیکن میری قسمت میں کہاں؟ اکثر کہا کرتے تھے کہ دیکھنا جب بھی جماعت کو کوئی ضرورت ہوئی تو عمر پہلی صف میں ہوگا اور سینے پر گولی کھائے گا۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

محترم ملک مبارک احمد خان صاحب اعوان آف اٹک

ضلع اٹک صوبہ پنجاب کا شمال مغرب کی طرف آخری ضلع ہے جس کے آگے صوبہ سرحد شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ ماموریت کے وقت اس ضلع کی چند سعید روحوں کو بھی آپ کے حلقہ غلامی میں آنے کا شرف حاصل ہوا اور اس طرح اس علاقے کے باشندے بھی رفقائے مسیح موعود کے طور پر تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ ان رفقاء میں سے ایک حضرت ملک نور خان صاحب (اعوان) تھے جو نہایت کم عمری میں 1898ء میں قادیان پہنچے اور 1899ء کے آغاز پر حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ ان کے حالات رجسٹر روایات نمبر 8 صفحہ 115 تا 120 پر درج ہیں۔

حضرت ملک نور خان صاحب کی اولاد صالحہ میں سے ایک ملک مبارک احمد خان صاحب تھے جن کا اس مضمون میں ذکر خیر کرنا مقصود ہے۔ ملک مبارک احمد خان صاحب نے میرے ساتھ بطور نائب امیر ضلع اٹک کام کیا۔ ان کے ساتھ کام کرنے کے دوران بہت سی تاریخی باتیں مجھے معلوم ہوئیں۔ ان کے والد بزرگوار حضرت ملک نور خان صاحب کی بدولت ان کے کئی قومی بھائی جن میں سے بعض وزیر تک بنے قادیان جا کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ان کے ساتھ اور مربی صاحب ضلع مکرم عبدالرشید تبسم صاحب مرحوم کے ساتھ مجھے بھی کئی ایسی فیملیز کو ملنے کا موقع ملا جن کے چشم و چراغ قادیان سے فیض پاتے رہے۔

جن دنوں ہم نے اکٹھے اٹک میں کام کیا ملک صاحب مرحوم 75 سال کی عمر کے لگ بھگ تھے۔ وجیہہ چہرہ نکھرا ہوا رنگ سر پر جناح کیپ اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے تھے۔ جسم قدرے بھاری تھا۔ نورانی چہرہ تھا۔ مربی صاحب اور میرے ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے تھے اور جو بھی پروگرام بنتا فوراً ساتھ جانے کے لئے تیار ہو جاتے۔ ایک مرتبہ ہمارے حسن آباد کے صدر مکرم نصرت اللہ صاحب ایک حادثے میں اپنی ٹانگ کا کافی نقصان کر بیٹھے۔ متعدد بار ان کی عیادت کے لئے جاتے رہے۔ خود بیمار تھے گردے کا مسئلہ تھا۔ بتاتے تھے کہ ڈاکٹر کئی بار جواب دے چکے ہیں لیکن معجزانہ طور پر زندہ ہوں۔ جمعہ کی نماز پر باقاعدہ بیت میں تشریف لاتے تھے۔ انہیں کنسٹرکشن کا بھی اچھا تجربہ تھا۔

ایک وصف ان میں خاص طور پر یہ تھا کہ مہمان نواز بہت تھے۔ ہم ضلع میں ماہانہ اجلاس عاملہ اور جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماع باقاعدہ کرتے تھے۔ خود کہہ کر کئی بار کھانے کا وہیں اہتمام کرتے تھے۔ پہلے ان کے ایک داماد مکرم قریشی مقبول احمد صاحب قائد ضلع تھے ان کے بیرون ملک جانے کے بعد ان کے صاحبزادے مکرم ملک مظفر احمد صاحب قائد ضلع بنے۔ اس لئے جماعتی کاموں میں اس گھرانے کا بڑا ایکٹو رول (Active Role) رہا ہے۔

ان کا بچپن زیادہ تر قادیان میں گزرا تھا اور قادیان کے کئی واقعات سنایا کرتے تھے۔ دراصل ان کے والد حضرت نور خان صاحب کی بیعت میں بہت سا دخل حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کا تھا جو ٹیچر بن کر اٹک شہر سے ملحق ان کے گاؤں سروالہ میں آئے جہاں ملک نور خان صاحب ان کے شاگرد بنے۔ سردار صاحب کی دعوت الی اللہ اور دعا کی تحریک کے بعد ملک نور خان صاحب کو مبشر خوابیں آئیں اور وہ بیعت کے لئے تیار ہوگئے لیکن وہاں حالات ایسے نہیں تھے کہ آسانی سے وہ بیعت کر سکیں۔ اس لئے حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ جو خود حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کے پاس پلے بڑھے تھے نے سارا معاملہ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو بھیجا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس بچے کو میرے پاس قادیان بھجوا دیں۔ (رفقاء احمد جلد ہفتم میں بھی اس کا ذکر ہے چونکہ یہ علاقہ راولپنڈی میں شامل تھا اس لئے راولپنڈی کا نام آ گیا ہے۔ دراصل اٹک (کیمبلپور) ضلع راولپنڈی سے الگ ہو کر 1904ء میں ضلع بنا تھا اور یہ واقعات پہلے کے ہیں) بھجوا دیا۔ بہر حال ان کا سردار صاحب کے ساتھ بہت تعلق پیدا ہو گیا تھا اور انہوں نے بتایا کہ سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کے دو بیٹوں سردار ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور سردار بشیر احمد صاحب کا رشتہ بھی ان کے والد صاحب نے ہی چکوال کی ایک اعوان فیملی میں کروایا تھا۔ جب ملک مبارک احمد خان صاحب کو بتایا گیا کہ میں سردار ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا داماد ہوں تو ان کی میرے ساتھ محبت اور بھی بڑھ گئی۔ چنانچہ میرے وہاں سے آنے کے بعد بھی جب ربوہ تشریف لاتے میرے پاس ضرور آتے اور اپنے بچوں کے رشتے میرے ساتھ ڈسکس (Discuss) کرتے رہتے۔ ان کے سب سے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر ملک مدثر احمد خان کا رشتہ لندن میں ہوا۔ اس سلسلہ میں بھی مشورہ لینے آئے کیونکہ جس بچی کے ساتھ ان کے اس بیٹے کا رشتہ بالآخر طے ہوا وہ میری بہو اہلیہ عزیزم محمود منیر اکبر کی چھوٹی بہن ہے۔ اس لئے ان کو مزید تسلی ہوگئی۔ شادی لندن ہوئی اور ولیمہ اٹک میں ہوا۔ ملک صاحب مرحوم کی شدید خواہش تھی کہ وہ اس بیٹے کی بھی خوشی دیکھ لیں چنانچہ خدا نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ تین بیٹے ان کے لندن میں ہوتے ہیں اور چوتھا اٹک والدین کی خدمت پر مامور رہتا تھا۔ ان کا ایک بڑا بیٹا ملک بشارت احمد خان احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے اغوا (Kidnap) کر لیا گیا تھا جس کی بازیابی نہیں ہوسکی۔ اس بیٹے کی تصویر ڈرائنگ روم میں لگائی ہوئی تھی۔ اور اس کے ذکر میں ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے لیکن بڑے صبر اور تحمل سے انہوں نے جماعت کی خاطر یہ قربانی دی۔ اور بھی بڑے واقعات سنایا کرتے تھے کہ 1974ء اور 1984ء کے زمانے میں ان کی کس قدر مخالفت ہوئی اور غالباً اس وجہ سے معاندین نے ان کا بڑا بیٹا اغوا کر لیا جس کا آج تک سراغ نہیں ملا۔ ان کا غالباً خیال یہی تھا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہوگا ورنہ 18-20 سال میں اس کا پتہ لگ ہی جاتا۔ میرے سے پہلے اٹک میں امیر ضلع محترم ملک رشید احمد خان مرحوم صاحب تھے اور وہ ملک مبارک احمد صاحب کے چچا زاد بھائی تھے ملک رشید احمد صاحب کے والد ملک نادر خان صاحب حضرت ملک نور خان صاحب کے ذریعے ہی احمدی ہوئے تھے۔

اس دور کے ایک اور احمدی رفیق کا ضمناً ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو ملک نور خان صاحب کے ہم عصر تھے اور کیمبلپور میں امیر مقامی بھی رہ چکے ہیں میری مراد مکرم قریشی میاں جان محمد صاحب ہے۔ جن کے پوتے قریشی خورشید احمد صاحب اور آگے ان کے بیٹے جماعتی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ قریشی خورشید احمد صاحب کے بیٹے ساجد قریشی صاحب اور اسی طرح ملک سعید احمد خان صاحب اور کئی اور احمدی اور غیر احمدی احباب بھی جنازے کے ساتھ اٹک سے ربوہ تشریف لائے تھے اٹک کے رفقاء کے خاندانوں میں سے اٹک شہر میں یہ دو ہی خاندان رہ گئے ہیں۔ 30 رمضان (10 ستمبر 2010ء) کو عشاء کی نماز کے بعد ملک مبارک احمد صاحب کی بیت مبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور رات گئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ مرحوم کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد در اولاد کو اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ملک مبارک احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 2004ء میں وصیت کی تحریک پر اپنی وصیت کروائی تھی۔ ملک مبارک احمد خان صاحب قائمقام امیر ضلع کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ ملک مبارک احمد خان صاحب کے درجات اپنے قرب میں بلند کرتا رہے اور رفقاء مسیح موعود کی اولادوں کو اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

وفات کے وقت ملک مبارک احمد خان صاحب کی عمر 82 سال تھی۔ انہوں نے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اپنی نواسی راضیہ فیضان کی آمین پر

راضیہ نے ختم قرآن کر لیا
برکتوں سے اپنا دامن بھر لیا
برکتیں ہی برکتیں ہیں ہر طرف
دُور گھر سے کیسا پیارا گھر لیا
کیسی خوش قسمت ہے جس نے رب سے
تحفہ سب تحفوں سے ہے بہتر لیا
راضیہ نے عاقبت کے واسطے
کیا حسیں اور قیمتی زیور لیا
رہ کے تھائی لینڈ کی ظلمت میں بھی
نور سے سینہ منور کر لیا
عمر بھر کے واسطے سَر کے لئے
اپنے رب سے تحفۂ چادر لیا
گیارہ سن اپریل گیارہ پیروار
ماشاء اللہ ختم قرآں کر لیا
چھوٹا سا قد اور عمر ساڑھے پانچ سال
معرکہ قدسی عجب سر کر لیا

عبدالکریم قدسی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب (ر) پولیس انسپکٹر دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے تاشف اقبال ابن مکرم آصف اقبال ڈوگر صاحب لندن نے پانچ سال دس ماہ پندرہ دن کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا ہے۔عزیزم کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ مسرت شاہین صاحبہ لندن کو حاصل ہوئی ہے۔تاشف اقبال اور دیگر بچوں کی تقریب آمین مورخہ 2 جنوری 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت الفضل لندن میں منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ نے شفقت بچوں سے قرآن مجید سنا۔بعدازاں دعا کروائی۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآنی علوم سے بہرہ ور کرے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مجید احمد باجوہ صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب باجوہ رفیق حضرت مسیح موعود داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مورخہ 4 جنوری 2012ء کو جناح ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ پہلے میت کو ان کے آبائی گاؤں کھوکھر والی لے جایا گیا۔بعدازاں ربوہ لایا گیا جہاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔مرحوم نے ایک بیٹا مکرم چوہدری زبیر عبداللہ خان صاحب اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ کارکن دفتر روزنامہ الفضل چارروز طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 24 جنوری 2012ء کو انتقال کر گئے۔اسی روز بعد نماز مغرب بیت النور دارالعلوم شرقی ربوہ میں محترم قاری محمد عاشق صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم فخرالحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ مرحوم 1931ء میں ضلع گورداسپور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ہجرت کے بعد ربوہ میں دفتر الفضل میں ملازم ہوئے۔اور انتہائی وفاداری سے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔پانچ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ان کے ایک بھائی مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔مکرم آغا سیف اللہ صاحب سابق مینیجر روزنامہ الفضل سے دلی پیار اور محبت تھی جو عقیدت کا رنگ رکھتی تھی۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری خوش دامن محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ مورخہ 18 جنوری کو لاہور میں وفات پا گئیں۔اسی دن بعد نماز مغرب بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم انور اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ان کا جسد خاکی اسی روز ربوہ لے جایا گیا۔اگلے روز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحومہ محترم پروفیسر محمد دین انور صاحب آف سرگودھا کی بیوہ اور حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔مرحومہ نے سرگودھا میں بڑی بھرپور اور فعال زندگی گزاری اور 50 سال تک جماعت کے مختلف شعبوں میں کام کر کے جماعت کی خدمت کی۔مرحومہ بڑی مخیر تھیں اور بڑی ہی نیک سیرت اور مہمان نواز تھیں۔غیروں اور رشتہ داروں میں بے حد مقبول تھیں۔ان کا گھر ہمیشہ سب کیلئے کھلا رہتا تھا اور سینکڑوں لوگ ان کی مہمان نوازی سے مستفید ہوتے۔ان کا دسترخوان بہت وسیع تھا جو کوئی بھی ان کے پاس جاتا خالی ہاتھ نہیں لوٹتا تھا۔ گزشتہ 2 سال سے میرے پاس تشریف لے آئی تھیں مگر سرگودھا کی جماعت کے مرد اور عورتیں ان کے پاس آتی رہتی تھیں۔مرحومہ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں اور دس سال تک بیماری کا بڑی ہمت سے مقابلہ کیا۔مرحومہ نے دو بیٹے مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب امریکہ، مکرم ظہیر احمد صاحب کینیڈا ،دو بیٹیاں مکرمہ درثمین مریم صاحبہ برطانیہ اور میری اہلیہ مکرمہ راشدہ فائزہ صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 6/اپریل 2012ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شریف النساء صاحبہ ترکہ مکرم محمد ایوب صاحب)

مکرمہ شریف النساء صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محترم محمد ایوب صاحب وفات پا چکے ہیں۔ان کے نام قطعہ نمبر 5/33 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرمہ رضیہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ بدرالنساء صاحبہ (ہمشیرہ)
(4) مکرمہ شریف النساء صاحبہ (ہمشیرہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اشاعت علوم کی روایت

حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ 27 جنوری 1956ء میں احمدی نوجوانوں سے فرمایا:۔

"میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ جماعت میں اشاعت علوم کی روح کو قائم رکھیں اور سوچیں کہ ہماری کمزوری دور کرنے کے کیا ذرائع ہیں اور ایسی سکیمیں تیار کریں جن پر عمل پیرا ہو کر جماعت کے کاموں کو ترقی دی جاسکتی ہو۔کل کو وہ بھی بڑے بننے والے ہیں۔اگر آج ان کا استاد پچاس سال کا ہے اور وہ تیس سال کے نوجوان ہیں تو بیس سال گزرنے کے بعد وہ بھی پچاس سال کے ہو جائیں گے اور ان کے کندھوں پر جماعت کا بوجھ آپڑے گا۔اگر آج سے انہوں نے اس کام کے لئے تیاری شروع نہ کی تو پچاس سال کی عمر میں ان کے دل بھی ویسے ہی کڑھیں گے جیسے اب میرا دل کڑھ رہا ہے۔پھر اس کام کے لئے دنیوی تدابیر اور دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اس کی طرف بھی تمہیں توجہ کرنی چاہئے۔حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا کہ "اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں"۔ (تذکرہ ص 115)

مگر یہ مدد دعاؤں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔اگر تم بھی دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے خواب یا الہام کے ذریعہ تمہیں اطمینان دلا دیا جائے کہ تم کامیاب ہو گے تو تمہارے دل کتنے خوش ہوں گے"۔

(الفضل 11 فروری 1956ء)

درخواست دعا

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عبدالحی رشید صاحب جرمنی کا آپریشن مورخہ 20 جنوری 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ہوا۔آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے حفاظت کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

خبریں

وزیراعظم کا یوٹرن، کیانی اور پاشا کا بیان آئینی قرار دے دیا

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے یوٹرن لیتے ہوئے کہا ہے کہ میمو اسکینڈل کیس پر آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی اور ڈی جی آئی ایس آئی لیفٹیننٹ جنرل احمد شجاع پاشا نے آئین اور قانون کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپنے بیان جمع کروائے تھے۔

کرم ایجنسی میں جھڑپ اور گولہ باری

کرم ایجنسی کے علاقے جوگی میں 50 سے زائد شدت پسندوں نے سرچ آپریشن میں مصروف سیکیورٹی فورسز کے اہلکاروں پر حملہ کر دیا۔ حملے اور جھڑپ کے نتیجے میں 6 سیکیورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 2 زخمی ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے بھاری ہتھیاروں سے گولہ باری کی جس کے باعث 17 شدت پسند ہلاک اور 13 زخمی ہو گئے۔

کراچی میں فائرنگ

کراچی میں پاکستان چوک کے قریب دین محمد روڈ پر نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ایک ہی خاندان کے 3 وکلاء کو موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ ایک شدید زخمی ہو گیا۔ جس کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں ہنگامہ، جلاؤ گھیراؤ اور ہوائی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

کوئٹہ میں ٹارگٹ کلنگ

کوئٹہ کے علاقے میکانگی روڈ پر نامعلوم افراد نے گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ایف آئی کے انسپکٹر سمیت تین افراد جاں بحق ہو گئے۔

نیٹو نے پاکستانی سرحد پر تعینات فوجیوں کی خصوصی تربیت شروع کر دی

ذرائع کے مطابق نیٹو فورسز نے افغان سرحدوں پر تعینات افغان فوجیوں کی خصوصی تربیت شروع کر دی ہے۔ اسی طرح امریکہ نے افغان پولیس کو جس کی کل تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ ان کی امریکی پولیس کی طرح تربیت کا عمل شروع ہو گیا ہے تاکہ افغان پولیس امریکہ اور اتحادیوں کے کمانڈوز کی حفاظت بہتر طریقے سے کر سکیں۔

آبنائے ہرمز کی بندش تیل کی قیمتیں بے تحاشا بڑھا دے گی

عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اسٹریٹجک اہمیت کے حامل آبنائے ہرمز کی بندش کے نتیجے میں عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں 30 ڈالر فی بیرل اضافہ ہو جائے گا۔ میکسیکو میں G-20 اجلاس کیلئے تیار کردہ رپورٹ میں آئی ایم ایف نے متنبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی معیشت پہلے ہی ہچکولے کھا رہی ہے اور ایسی صورت میں اگر آبنائے ہرمز بند ہو گیا تو اس سے صورتحال بدتر ہو جائے گی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران 1.5 ملین بیرل تیل روزانہ برآمد کرتا ہے اور اس پر پابندی کے بعد کوئی دوسرا ملک اتنی مقدار میں تیل برآمد نہیں کر رہا ہے۔ اگر صورتحال یہی رہی تو تیل کی قیمتوں میں تباہ کن اضافہ ہو جائیگا۔

سورج کی وجہ سے نکلنے والا مقناطیسی لہروں کا طوفان زمین سے ٹکرا گیا

سورج کی وجہ سے نکلنے والا مقناطیسی لہروں کا طوفان زمین سے ٹکرا گیا جس کے نتیجے میں پروازیں، بجلی گھر اور مصنوعی سیارے متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ امریکی خلائی ادارے ناسا نے تصدیق کی ہے کہ سورج پر آنے والی موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مقناطیسی لہروں کا بڑا طوفان زمین کے مقناطیسی میدان سے ٹکرا گیا۔ ناسا کے مطابق شمسی شعاعوں کا انسانی جسم پر براہ راست اثر نہیں ہوگا تاہم پروازوں کے دوران رابطوں میں مشکلات ہو سکتی ہیں۔

ہاؤس آف کامنز میں پہلی بار پاکستانی پینٹنگز کی 5 روزہ نمائش

ہاؤس آف کامنز لندن میں پہلی بار پاکستانی پینٹنگز "فیوژن آف کلرز" کی نمائش کا آغاز ہوا۔ پانچ روزہ نمائش کا اہتمام اعجاز آرٹ گیلری لاہور، ایم پی انس سرور کیمونٹی ممبرز اور لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن نے مشترکہ طور پر کیا۔ یہ نمائش اس حوالے سے منفرد ہے کہ ہاؤس آف کامنز میں پہلی بار پاکستانی پینٹنگز کی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔

پرویز مشرف نے اس ماہ پاکستان واپسی کا اعلان واپس لے لیا

سابق صدر پاکستان اور آل پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ پرویز مشرف نے پاکستان کی کور کمیٹی اور اپنے انتہائی قریبی دوستوں کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد 27 سے 30 جنوری کو پاکستان آنے کا اعلان واپس لے لیا ہے اور توقع ہے کہ وہ اس سے پہلے اعلان کردہ 23 مارچ 2012ء کو واپس آنے کے پروگرام پر عملدرآمد کریں گے۔

نیوزی لینڈ میں درجنوں وہیلز ساحل سمندر پر آ گئیں

نیوزی لینڈ کے جنوبی جزیرے میں درجنوں وہیلز راستہ بھٹک کر ساحل سمندر پر آ گئیں۔ وہیلز کو دوبارہ سمندر میں بھیجنے کیلئے امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ ساحل پر آنے والی 100 وہیلز میں سے 27 کو بڑی جدوجہد کے بعد واپس سمندری پانی میں دھکیل دیا گیا ہے اس سال موسم گرما میں ساحل سمندر پر بھٹک کر آنے والی 34 وہیلز موت کا شکار ہو چکی ہیں۔

ہالینڈ کی 16 سالہ لڑکی نے کشتی پر دنیا کا چکر لگا کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا

ہالینڈ کی 16 سالہ لڑکی لورا ڈیکر نے کشتی پر دنیا کا چکر لگا کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق لورا ڈیکر نے اپنے سفر کا آغاز ایک سال پہلے کیا تھا۔ اس نے 21 جنوری 2012ء کو 3 بجے بحیرہ کریبین کے ایک جزیرے پر پہنچ کر اپنا سفر مکمل کر لیا۔ لورا ڈیکر سے قبل یہ ریکارڈ آسٹریلیا کی جیسیکا واٹسن نے قائم کیا تھا جس نے 17 سال کی عمر کو پہنچنے سے تین روز قبل کشتی پر دنیا کا چکر لگایا تھا جبکہ لورا ڈیکر اس سال 20 ستمبر کو 17 سال کی ہو گی۔

پونٹنگ اور کلارک کا نیا ریکارڈ

آسٹریلوی بیٹسمین رکی پونٹنگ اور مائیکل کلارک نے انڈیا کے ساتھ کھیلے جانے والے چوتھے ٹیسٹ میں چوتھی وکٹ پر 386 رنز بنا کر دونوں ممالک کے درمیان بڑی شراکت کا نیا ریکارڈ بنا ڈالا۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ بھارت کے ڈریوڈ اور لکشمن کے پاس تھا جنہوں نے کولکتہ میں 2011ء میں 376 رنز کی پارٹنر شپ کی تھی۔

کارلوس تاویز پر 9.3 ملین پاؤنڈ کا جرمانہ

عائد ارجنٹائن سے تعلق رکھنے والے فٹ بالر کارلوس تاویز پر انگلش فٹ بال کلب مانچسٹر سٹی کے ساتھ تنازع کی وجہ سے 9.3 ملین پاؤنڈ جرمانہ عائد کر دیا گیا ہے۔ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس تنازعے کی وجہ سے کارلوس کو گزشتہ نومبر سے تنخواہ کی ادائیگی بھی نہیں کی جا رہی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔جنوری

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:39

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

گرلز سوٹ ایک سال تا 18 سال گرلز سوٹ پٹھانی، بلوچی ایک سال تا 10 سال
لیڈیز بوتیک سوٹ اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
047-6214377

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10

مفت طبی مشورے
صبح 10 تا 12 بجے فون پر ڈاکٹر صاحب سے مفت طبی مشورے حاصل کریں اور ہماری ویب سائٹ پر مفید مفت طبی معلومات حاصل کریں۔ (ڈاکٹر نذیر احمد مظہر ربوہ)
0334-6372686,0342-7514710
web:www.drmazhar.com

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

موسم سرما کی نئی ورائٹی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ